اخبار احمدیہ

قادیان ۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۸ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ:

حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترم صاحبزادہ صاحب کو پھر زکام اور گلے کی خرابی کا دورہ شروع ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادہ صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔

آمین

مدراس کی عالمی نمائش میں ”احمدیہ انٹرنیشنل تبلیغی سٹال“

احمدیہ فارن مشنز اور مرکز سلسلہ کی طرف سے شائع شدہ قیمتی لٹریچر کی نمائش اور وسیع پیمانہ پر اس کی اشاعت اور تقسیم

حق کی تبلیغ کا مؤثر اور کامیاب ذریعہ

رپورٹ مرسلہ مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ میسور سٹیٹ

احمدیہ جماعت خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس زمانہ کے مامور و مصلح سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہوئی۔ بعثت کے آغاز ہی میں خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ گزشتہ پون صدی کے قلیل زمانہ میں اس دنیا نے اس پیشگوئی کی صداقت عیاں طور پر مشاہدہ کی۔ اب تو خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ جماعت احمدیہ ایک تبلیغی اور روحانی جماعت ہے۔ اس لئے ہر ایسا موقعہ جہاں مؤثر طریق پر زیادہ سے زیادہ افراد تک پیغام حق پہنچایا جانا ممکن ہو جماعت اسے ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کرتی ہے۔ چنانچہ ماہ فروری میں جو مدراس میں سرکاری طور پر وسیع پیمانے پر انٹرنیشنل فیئر کا اہتمام [illegible] کیا گیا۔ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے یہ ایک زریں موقعہ تھا اور احمدیہ جماعت نے اس نمائش میں ”احمدیہ انٹرنیشنل تبلیغی سٹال“ کھولنے اور مادی ماحول میں پیاسی روحوں کے لئے اسلام و احمدیت کا حیات بخش لٹریچر مہیا کرنے کا انتظام کیا۔ ہزاروں افراد آئے اور مستفید ہوئے۔ اسلام و احمدیت کے [illegible] تبلیغی [illegible] معلومات روحانیت کا بے نظیر خزانہ [illegible] فرماتے رہے [illegible] کی تبلیغ کا سامان ہوا۔ اور سٹال پر آنے والا ہر شخص ہی جماعت کے ٹھوس عملی کام کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پہلے محرک | اس سٹال کے پہلے محرک مکرم مظفر محی الدین صاحب آف میلاپالیم (مدراس سٹیٹ) ہیں۔ یہ ان ایام میں مدراس میں آئے۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کے سامنے یہ نیک تحریک رکھی اور ساتھ ہی اپنا عملی تعاون بھی پیش کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے کہ ہمارے پاس [illegible] میں لٹریچر نہیں تھا۔ یہ تامل زبان میں لٹریچر چھپوا کر یا سیلون سے منگوا کر دھڑا دھڑ بھجوا رہے ہیں۔ اور خود بھی نمائش کے کام کے لئے پندرہ روز وقف کر کے آ گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر سے نوازے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

اور نوجوان صاحب نے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں جماعت کی تجاویز کے ساتھ یہ تحریک پیش کر دی۔ صاحب موصوف کی ہدایت کی روشنی میں خاکسار نے مدراس پہنچ کر نمائش کے بارہ میں کوائف فراہم کئے۔ اور ضروری کارروائی کے بعد آپ نے جلد سٹال کرایہ پر لینے کی ہدایت فرمائی۔ جماعت نے تعمیل [illegible]۔ اطلاع ملنے پر خاکسار بھی مدراس آ گیا۔ نظارت [illegible] کی ہدایات کی روشنی میں جملہ انتظامات کے بارہ میں احباب جماعت سے مشورہ کیا گیا۔ سٹال کی منظوری دینے کے بعد محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ کام کی اہمیت اور وسعت کے مقابلہ میں یہاں پہلے بے سروسامانی کا عالم تھا [illegible]۔ جب جناب محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خوشخبری پر مشتمل حضور کا جواب ان مبارک الفاظ میں موصول ہوا کہ:

”آسمان سے برکتوں کا نزول ہوگا۔ انشاء اللہ“

تو جملہ افراد جماعت کو ایک نئے جوش اور خاص ولولہ کے ساتھ خدمت بجا لانے کے لئے تیار کر دیا۔ یہ مژدہ جانفزا ایسا تھا کہ ہر شخص بے قرار تھا۔ انتظار کرنے لگا کہ کب یہ نمائش شروع ہو اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کے چمکتے ہوئے نشان کو نہ صرف اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں بلکہ اس کار خیر میں حصہ لے کر اس خوشخبری کو پورا ہوتا شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھنے کے لئے ہر شخص سراپا تعاون و خدمت بن جائے۔

سٹال کے نام کی تجویز | مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان نے اس سٹال کے لئے ”احمدیہ انٹرنیشنل“ نام تجویز کیا۔ جو انٹرنیشنل ٹریڈ اینڈ انڈسٹریز فیئر کی مناسبت سے بہت موزوں نام ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔

خاکسار نے یادگیر اور حیدر آباد جا کر جماعتوں کو اس موقعہ کے والنٹیر مہیا کرنے اور ضروری [illegible] میں تعاون کرنے کی تحریک کی۔ [illegible] جماعت بنگلور میں بھی ایسی ہی تحریک کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جماعت نے تعاون کا یقین دلایا۔

اس دوران میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل حیدر آباد سے تبدیل ہو کر مدراس پہنچ گئے تھے۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

طابع: لدھیانہ ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۸ء

ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں قادیان میں ایک تربیتی جلسہ

از مکرم گیانی بشیر احمد صاحب بی۔اے فاضل قادیان

قادیان ۲۳ فروری لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام آج بعد نماز ظہر مسجد اقصےٰ میں جلسہ تحریک جدید منعقد ہوا۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے صدارت فرمائی۔ عزیز سلطان احمد متعلم مدرسہ احمدیہ نے سورت صف کی تلاوت کی۔ اور عزیز مظفر احمد دہلوی متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعود کی نظم تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے خوش الحانی سے سنائی۔

پہلے نمبر پر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقا پوری نے

تحریک جدید کی ضرورت و اہمیت

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی مثال شجرہ طیبہ سے دی ہے۔ جس طرح ایک شجر کے لئے مناسب موسم کھاد اور نشوونما کے لئے دھوپ اور کیڑوں وغیرہ سے حفاظت اور وقتاً فوقتاً آبیاری کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسلام کے اصول گو نہایت محکم اور غیر متبدل ہیں۔ اسلام کا زندہ خدا کے ساتھ تعلق ہے جو اس کی حفاظت کے سامان کرتا رہتا ہے اور شجر اسلام ہر وقت اپنے پھل دیتا رہتا ہے۔ مگر جس طرح درخت بھی بعض قسم کے وقتی اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام پر بھی ایسے حالات گذرے کہ اس کے ماننے والوں کی بے عملی کی وجہ سے اسلام پر بھی اضمحلال اور تنزل کا ایک دور آگیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کے وجود کے ذریعہ اس کی دوبارہ سرسبزی بھی مقدر تھی۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کے ذریعہ شجر اسلام کی آبیاری ہو گئی تو کونپلیں اور شاخیں نکلنے لگیں تو ازراہ بغض و عداوت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خلاف مخالفت کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے ۱۹۳۴ء میں احرار کی طرف سے بڑھتی ہوئی مخالفت بھی اسی طوفان کی ایک کڑی تھی جبکہ اس وقت کی انگریزی حکومت کے بعض سرکاری افسران بھی احرار کی پیٹھ ٹھونکنے لگے مگر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خلاف یہی ریشہ دوانیاں اس شجرہ طیبہ کے لئے کھاد ثابت ہوئیں۔ اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بالہام الٰہی تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔

فاضل مقرر نے اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کا بھی ذکر فرمایا جس میں حضور علیہ السلام کو پانچ ہزار کی فوج دیئے جانے کا ذکر ہے اور جماعت کے مظفر و منصور اور خوشحال ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک کشف کا بھی تفصیل سے ذکر کیا جس میں فتح اور ظفر کو حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام کے طور پر دکھائے جانے کی بشارت تھی۔ تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریک جدید کے ماتحت جماعت کو قربانیاں کرنے اور اس کے لئے مناسب ماحول تیار کرنے کی پرزور الفاظ میں تلقین فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

تحریک جدید کے مالی مطالبات اور ان کے وسیع نتائج

کے موضوع پر کی۔ آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے غلبہ کی پیشگوئیوں کے ساتھ ہی مسلمانوں کو متنبہ فرما دیا تھا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آنیوالا ہے کہ جب مسلمان اسلام پر عمل پیرا نہ رہیں گے اور اس لئے ان سے غلبہ چھین لیا جائے گا۔ مگر یہ نہ سمجھنا کہ اسلام تباہ ہو جائے گا بلکہ بداء الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء کے مطابق جس طرح پہلے دور میں غرباء کے ذریعہ ہی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا تھا اسی طرح اس کی نشأۃ ثانیہ میں بھی غرباء ہی اس کی آبیاری کرنے والے ہونگے۔ اسی ضمن میں مقرر نے اسلام کے غلبہ کے زمانہ کی بادشاہتوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ باوجود بڑی بڑی شرکت والی سلطنتوں کے بادشاہوں کو اسلام کی حفاظت اور اس کی خدمت کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور آسمان سے اسلام کے غلبہ کے سامان ظہور پذیر ہونے شروع ہوئے۔ فاضل مقرر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بیان کیا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام نے ہر قسم کی مالی جانی قربانیاں پیش کیں۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں بھی مالی اور جانی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اسی ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ تحریک جدید کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بیان کیا کہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساڑھے ستائیس ہزار روپے کے مطالبہ کے مقابلہ میں کس طرح مخلصین نے ۲۳ ہزار روپیہ نقد اور ایک لاکھ سے زائد کے وعدے حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیئے تحریک جدید کے پہلے انیس سالہ دور کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بیان کیا کہ اس دور میں جماعت کے مخلصین نے پونے بارہ لاکھ روپے کے قریب چندہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اسی ضمن میں حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود بھی اپنا اسوۂ حسنہ پیش کرتے ہوئے ایک لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو چھیاسی روپے نقد کے علاوہ ایک لاکھ باون ہزار سات سو روپے کی جائداد بھی پیش کر دی۔ تحریک جدید کے وسیع نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح دنیا کے تمام ممالک میں تبلیغی مشنوں کا جال بچھ گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مساجد اور مدارس کا قیام بھی عمل میں آرہا ہے۔ تقریر کے آخر میں مقرر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خطبات سے ایسے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں احباب جماعت کو نہ صرف خود قربانی کا معیار بڑھانے کی تلقین فرمائی ہے بلکہ انہیں اپنی نسلوں کو بھی زیادہ سے زیادہ سبقت لے جانے کی تاکید فرمائی ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح حضرت سید عبداللطیف صاحب حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب اور حضرت نعمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہم نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کر دیں تقریر جاری رکھتے ہوئے پرجوش اور زوردار الفاظ میں آپ نے حاضرین کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور قربانی کے معیار کو بڑھانے اور اس کے لئے ماحول پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور وعدوں کو جلد از جلد پورا کرنے کی مؤثر الفاظ میں تلقین فرمائی۔ اس طرح یہ مبارک جلسہ ساڑھے تین بجے کے قریب اجتماعی دعا پر

قادیان میں عید کی قربانیاں

دوست جلد اطلاع دیں

از حضرت امیر صاحب مقامی قادیان

حسب سابق اس سال بھی عیدالاضحیہ کے موقعہ پر بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قادیان میں قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان احباب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی اس قربانی سے گوشت سے قادیان کے مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد بھجوا دیں تا انتظام میں سہولت رہے اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت پینسٹھ روپے ہے۔

(حضرت) مولانا عبدالرحمٰن صاحب
امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

جلسہ میں شامل ہونیوالے احباب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعائیں!

فرمودہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء

مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء جماعت احمدیہ کے چھہترویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار محمد صادق سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اے میرے عزیزو! میرے پیارو اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور بے شمار رحمتیں تم پر ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری دعائیں تمہارے حق میں قبول ہوں خصوصاً اس جلسہ میں شامل ہونے والوں یا شمولیت کی نیت رکھنے والوں کے حق میں۔

حضور علیہ السلام کی یہ دعائیں

کہ:- "ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔"

"اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء!! اے رحیم و مشکلکشا!! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ دعائیں فرمائی ہیں۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے یا پھر آپ کے لئے دوسرے مقامات پر بہت سی دعائیں کی ہیں۔ ان کا وارث بننے کے لئے ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ خصوصاً جلسہ کے ان ایام میں

اوّل یہ کہ ہم جو خود کو اس موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ بتایا کہ أَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ۔

ہمارے اوقات دعاؤں سے معمور ہیں

کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہر وہ لحظہ جو خدا کی بھول اور اس سے غفلت میں صرف ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے اور ہر وہ منٹ ہماری زندگی کا جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور ہوا ہی وہ وقت ہے جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ ضائع نہیں ہوا بلکہ صحیح مصرف پر اس کا خرچ ہوا۔ پس ان ایام میں خصوصاً اور ساری زندگی میں عموماً اپنے اوقات کو دعاؤں سے معمور رکھیں۔ دعائیں کریں اپنے نفسوں کو، اپنی عاقبت کو، اپنے بچوں کو، اپنے خاندان کو، اپنے ہمسایہ کو، اپنے ہموطنوں کو، دنیا کے سب مکینوں کو یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس وطن کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کرتا چلا جائے اور ہمارے اس ملک کے استحکام کو غلبہ اسلام میں ممد بنا دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے ہموطنوں کے سینوں کو قرآن کریم کے حقیقی انوار قبول کرنے کے لئے تیار کر دے اور ان کی بصارت کو تیز کر دے اور ان پر یہ حقیقت آشکار کرے کہ غلبہ اسلام کے لئے جو مہم آسمانوں سے جاری کی گئی ہے وہ اس میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک بن جائیں۔

ایک اور بات میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں۔ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بھی میں نے اس کا ذکر کیا تھا۔ جلسہ سالانہ پر ہزارہا دوست تشریف لاتے ہیں۔ اور قریباً پچاس ساٹھ ہزار نفوس کے کھانے کا اجتماعی انتظام کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے تین لنگر مختلف جگہوں پر جاری ہیں اور روٹی کے انتظام کے لئے کم و بیش پونے دو صد تنور کام کرتے ہیں اور ٹھیکیدار نے ٹھیکہ فی تنور ایک ہزار روٹی کا لیا ہوتا ہے لیکن تعداد کے بڑھ جانے کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے ہمیں یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے کہ جس قدر ہماری ضرورت ہوتی ہے (روٹی کے متعلق) وہ ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ کئی سال سے یہ تجویز زیر غور ہو رہی ہے کہ نان پکانے کی مشینیں منگوائی جائیں تاکہ اس تکلیف اور پریشانی سے نجات حاصل کی جائے اور مہمانوں کو بھی زیادہ سے زیادہ آرام پہنچایا جا سکے۔ لیکن جلسہ کی ضرورت کے لئے جتنی بڑی مشین کی ضرورت ہے جلسہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کا تخیل بھی وہ ملک نہیں کر سکتے۔ جہاں یہ مشینیں بنتی ہیں۔ کئی سال ہوئے میں نے اپنی ضرورت جرمنی کی ایک فرم کو لکھی تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹائپسٹ کی غلطی کی وجہ سے اتنی تعداد لکھ دی گئی ہے دراصل آپ کو اس کے دسویں حصہ کی ضرورت ہے اور اس کا ہم حساب کرکے بھیج رہے ہیں آپ کو۔ ان کے خیال میں بھی نہیں آ سکتا کہ پچاس ساٹھ ہزار مہمانوں کو ایک وقت میں کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔ اتنے بڑے پیمانہ پر مہمان نوازی کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ مشینیں بنانے کی عقل انسان کو دی ہے اور دراصل وہ ہمارے لئے ہی بنی ہیں جب تک ہمیں وہ نہیں ملیں تو آپ کے خانے میں یہ بھی لکھا جائے گا کہ ان کے لئے ایک چیز بنائی گئی تھی لیکن اس کے فائدہ سے محروم رہے اور نامعلوم قربانی دیتے رہے اور دے رہے ہیں۔ اللہ اس کا ثواب بھی انہیں ملے۔

اب ہوا یہ کہ رات کو لنگر نمبر ۲ جس کی کل شام کی کھانے والوں کی تعداد سترہ ہزار تھی اور جہاں کم از کم چونتیس ہزار روٹی تیار ہونی چاہیئے تھی ہمارے اصول کے مطابق تو اکاون ہزار روٹی تیار ہونی چاہیئے تھی۔ صبح کی نماز سے قبل افسر صاحب جلسہ سالانہ میرے پاس آئے اور انہوں نے اس لنگر کے متعلق بتایا کہ

نان بائی تعاون نہیں کر رہے

اور روٹی پکانے سے انکار کر رہے ہیں اس وقت تک صرف پانچ ہزار روٹی تیار ہے کم از کم چونتیس ہزار روٹی اگر دو کا [illegible] لگایا جائے تیار ہونی چاہیئے تھی۔ [illegible] اس وقت بعد نماز فجر میں نے دوستوں سے خطاب کیا تھا۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ الٰہی تصرف ہوتا ہے۔ جب میں [illegible] پر گیا اور لنگر میں پہنچا اور [illegible] طرف میں گیا تو سامنے [illegible] کا اس مادی دنیا سے تعلق [illegible] سے میری طبیعت پر ایک اثر پیدا ہوا کہ [illegible] کا خانہ خالی ہے۔ چنانچہ اس اثر کے [illegible] پرسوں جب میرے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ کھانا زیادہ ہو اور مہمان کم ہیں تو میں نے اس پر ممبر سا یہ فقرہ لکھا کہ فکر کریں [illegible] ہیں اور دے دے [illegible]

اس کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ کل شام کو مغرب سے قبل انہوں نے مجھے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور رقعے پر آپ نے یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں کہ "کل کی فکر کریں" یہ تو رپورٹ ہے۔ اور رپورٹ میں یہ ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں کھانا زیادہ ہے اور مہمان کم ہیں میں نے انہیں کہا نہیں۔ میں نے اس رقعہ پر ہی لکھا ہے۔ اور کوئی دو گھنٹے کے بعد انہوں نے رپورٹ کی رات کو بھی کافی تکلیف ہوئی۔

تاہم کچھ نہ کچھ گذارہ ہو گیا

لیکن آج صبح تو بالکل ہی روٹی نہیں تھی یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ جہاں اکا دن ہزار روٹی کی ضرورت ہو اور تیار ہو صرف پانچ ہزار تو نماز کے وقت بڑی فکر بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہزارہا ذرائع سے جماعت کو فکر سے محفوظ کر لیا ہے۔ مثلاً اگر وہ بشاشت سے بھوکے رہنے کے لئے تیار ہو جائیں تو جماعتی فکر دور ہو جاتی ہے لیکن منتظمین کی فکر تو اپنی جگہ قائم ہے جو ذمہ داری ان پر قائم کی گئی تھی کہ وقت پر مہمانوں کے لئے کھانا تیار کریں۔ خواہ کسی وجہ سے ہو وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ نہیں سکے۔

جہاں تک جماعت کا تعلق ہے

یا میری ذات کا تعلق ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہم جو ایک ہی وجود ہیں ہمارا تعلق ہے ایسے وقتوں میں ہمیں گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی میری طبیعت میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی کیونکہ میں جانتا تھا کہ جو دل میرے سینہ میں دھڑک رہا ہے۔ وہی دل میرے ہر بھائی کے سینہ میں دھڑک رہا ہے اور اسی لئے یورپ کے دورہ کے دوران جب ایک سوال مجھ پر کیا گیا کہ آپ کا جماعت میں مقام کیا ہے تو میں نے سوال کرنے والے پادریوں کو یہ جواب دیا تھا کہ تمہارا سوال درست نہیں ہے اس لئے کہ میرے نزدیک میں اور یہ جماعت ایک ہی وجود کا نام ہے تو جب ہم ایک ہی وجود ہیں تو اس جماعت میں میرا مقام کیا ہے؟ یہ سوال درست نہیں ہے۔

مجھے تو نہ صرف یہ کہ گھبراہٹ نہیں ہوئی بلکہ بہت سی سوچیں آئیں اور خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں بھی ہماری تربیت کرنا چاہتا ہے۔

ہم یہاں کسی دنیوی غرض کے لئے نہیں آئے خدا تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کو اس لئے مبعوث کیا کہ وہ تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرے ہمیں اس نے توفیق عطا کی کہ ہم اس پاک وجود کو پہچانیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر سال اس جلسہ میں ہر قسم کی تکالیف ظاہری اور مادی کو برداشت کرتے ہوئے شامل ہو جاتے ہیں اور کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس امتحان میں ڈالنا چاہے کہ ہم تین دن بھوکے رہ کر پوری متانت اور وقار کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کریں تو خدا شاہد ہے اور اس پر ہمارا توکل ہے کہ ہم بشاشت کے ساتھ ایسا کرنے کے لئے تیار ہونگے لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ اس قسم کے شدید ابتلاء میں اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں ڈالے گا۔ تھوڑے کھانے پر بھی ہم خوش ہیں۔ نہ کھانے پر بھی راضی ہیں۔ اور جب ہمیں وہ کہتا ہے۔ عید کے دن کہ خوب پیٹ بھر کر کھاؤ تو اس وقت بھی ہم اس کی خاطر کھا رہے ہوتے ہیں۔ اپنے نفسوں کے لئے نہیں۔ اس کھانے میں بھی ہم اپنے اللہ کی رضا کو ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں ہمیں اپنا کچھ نہیں چاہیئے کیونکہ ہم حقیقی احمدی ہیں۔

تو اگر یہ ابتلاء ابھی کچھ اور رہے یعنی ہمیں پورا کھانا نہ مل سکے تو جو بھی اس ابتلاء کے پیچھے ہے۔ وہ بہر حال کوئی شیطانی طاقت ہے۔ دوسرے ڈھنگ یا کسی اور رنگ میں واللہ اعلم۔ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بہر حال وہ فرشتوں کی تحریک نہیں وہ طاغوتی تحریک ہے اور ہم اس تحریک سے شکست نہیں کھا سکتے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ جلسہ منتشر ہو جائے۔ ہم کسی صورت میں بھی اسے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جلسہ کی کارروائی پر کوئی اثر دور کا بھی پڑے اور

ہم اپنے رب سے یہ امید رکھتے ہیں

کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے گا کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ ان تمام برکات کو اس جلسہ میں شامل ہو کے حاصل کریں جو برکات کے دروازے اس موقع پر اس نے ہمارے لئے کھولے ہیں۔ یہ ہمارا توکل اور بھروسہ ہے

میری یہ دعا ہے

کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفس امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہو جائیں۔ تکبر اور خود بینی اور خود نمائی اور خود ستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینہ کو چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اور تذلل اور فروتنی اور انکسار اور بے نفسی کے نقوش تمہارے اس سینہ کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجائیں اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے۔ اور اسے تمام برکتوں سے بھر دے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو پر نور سے منور کر دے اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ صافی سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بے نفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔

خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے۔ اور اللہ اس کی رضا اور اس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔

تم خدا کی وہ جماعت ہو جسے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس مہم کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی راہ میں تمہیں ہزار دکھ اور اذیتیں پہنچی ہونگی اور ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائشوں میں تم کو ڈالا جائے گا۔

دعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت رب کریم سے ثبات قدم کی توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہو جاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیارے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تمہیں کہتا ہوں کہ "اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ ...

....

اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور تمہاری گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے .... پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے ......

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔" (الوصیت)

خدا کرے کہ آسمان کے فرشتے تمہیں یہ مژدہ سنائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کیا۔ اور اپنے قرب اور اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے ہیں۔ پس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔

رب العالمین نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کو اس زمانہ کا حصن حصین بنایا ہے۔ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے آج اسی کی جان محفوظ ہے جو اس قلعہ میں پناہ لیتا ہے۔ اللہ کرے کہ تم بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ اختیار کر کے اور کجی کو چھوڑ کے راستی پر قدم مار کر اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو کر اپنے رب عظیم کے بندۂ مطیع بن کر اس حصن حصین اس مضبوط روحانی قلعہ کی چار دیواری میں پناہ اور امان پاؤ۔

خدا کرے کہ تمہارے نفسی کی زندگی کلی طور پر ٹھنڈی ہو جائے اور اس نفسی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم و غم محض دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور

اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ خدائے واحد و یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضا کی خاص تجلی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک مدت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو۔ اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اسی عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کرے۔

اے ہمارے رب! تو ہی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے انصار میں سے بنا۔ اور اس قیامت خیز ہلاکت اور عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ جس سے تو نے ان لوگوں کو ڈرایا ہے۔ جو اپنا تعلق تجھ سے توڑ چکے ہیں اور جو تجھ سے دور ہو چکے ہیں۔ جو تجھے بھول چکے ہیں انہیں اپنی طرف تبتل اور انقطاع رجوع کی توفیق بخش اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔

اے ہمارے رب! ہمارے رحمان خدا! ہمارے ان بھائیوں کو جو قرآن عظیم کی اشاعت کے لئے دنیا کے ملک ملک اور کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اپنی رحمتوں سے نواز۔ ان کے ایثار اور ان کے تقویٰ میں برکت ڈال۔ ان کی زبانوں پر انوار نازل کر اور ان کی سعی اور کوشش کو دجال کے ہر دجل اور دہریت کے ہر شر سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے اللہ! ہمارے پیارے رب! تو ایسا کر کہ تیرے یہ کمزور اور بے مایہ بندے تیرے لئے بنی نوع کے دل جیت لیں اور تیرے قدموں میں انہیں لا ڈالیں۔ ایسا کر کہ تا ابد دنیا کے ہر گھر اور ان گھروں میں بسنے والے ہر دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی صدا اور دنیا کی ہر زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

آپ بھی دعا کریں کہ میں بھی آپ کی دعا میں شامل ہوں۔ آج سب سے اہم دعا جو ہم اپنے رب سے کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے۔ دنیا تباہی کے گڑھے کے کنارے کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بصیرت اور بصارت عطا کرے وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں اور اس کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو۔ وہ اپنے کئے پر نادم ہوں اور اپنے رب کی طرف رجوع کریں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے لئے ایک محسن اعظم ہیں۔ آپ کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہو جائیں اور نار جہنم سے محفوظ کر لئے جائیں۔ خاص طور پر یہ دعائیں کریں۔ آپ سمجھ نہیں سکتے کہ دنیا اس وقت کس قدر خطرناک دور سے گزر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

وصایا

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارہ میں کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دی جائے۔ — سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۲۰۶۔ قریشی نصرت بیگم بنت محمد شفیع اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مونگھیر حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ر فروری ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی منقولہ جائداد ہے۔ میں اس وقت بطور استانی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازم ہوں۔ اور مجھے مبلغ ۱۸/- روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری آمد کی کمی بیشی پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ نصرت بیگم قریشی قادیان ۵/۲/۶۸ ضلع گورداسپور

گواہ شد قریشی فضل حق مدرسہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ۲/۵/۶۸

گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد

موصی ۹۲۹۲ قادیان ۲/۵/۶۸

وصیت نمبر ۱۳۲۰۷۔ سید محمد سرور ولد سید عبد المنعم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کوبھی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن قادیان وصیت کرتا ہوں۔

(۱) ایک مکان واقع موضع کوبھی سونگھڑہ جس کی مالیت تقریباً چھ ہزار ۶۰۰۰/- روپیہ ہے یہ جائداد ہم چار بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترک ہے۔

(۲) زرعی زمین پانچ ایکڑ جس کی مالیت مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہے۔

(۳) ایک عدد بیڑ بوجس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۰۰/- روپے ہے۔

(۴) ایک پرانا سائیکل قیمت مبلغ ۱۵۰/- اس کے علاوہ میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۳۲ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد سید محمد سرور

گواہ شد بدر الدین احمد عفی عنہ ابن مولوی سید اختر الدین احمد دفتر وقف جدید قادیان دار الامان پنجاب

گواہ شد عبد المعبود ولد سید عبد المنعم صاحب مرحوم ساکن سونگھڑہ حال قادیان ۲۲/۱/۶۸

گواہ شد قاضی عطاء الرحمٰن ولد محمد سلیم صاحب محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۲/۱/۶۸

وصیت نمبر ۱۳۲۰۵۔ بچن علی خان ولد محمد حسین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۸ء ساکن دیلور یا نگر ڈاکخانہ ضلع سبی مدھیہ پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ آج مورخہ ۲۶/۱/۶۸۔ میری اس وقت چھ ایکڑ جائداد ہے جس کی کل قیمت قریباً دس ہزار روپیہ کے ہے۔ اور ایک مکان جس کی قیمت قریب ایک ہزار پانچ سو روپیہ ۱۵۰۰/- ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ اس کی کل قیمت ساڑھے گیارہ ہزار روپیہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۴۰/- روپیہ ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میں اپنی جائداد سے تقریباً مبلغ سات سو روپیہ سالانہ پاتا ہوں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتا ہوں۔

العبد موصی بچن علی خان ۲۶/۱/۶۸

گواہ شد سید موسیٰ ہاشمی ضلع پہ بھنی بھدر

گواہ شد بقلم خود ناٹک محمد بشیر آف بھٹالہ ضلع پونچھ جموں کشمیر سٹیٹ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم فروری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات میری ہمشیرہ نورجہاں بیگم اہلیہ میرزا احمد صاحب بنگلوری آف سکندر آباد دکن کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام مجیب احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ صحت والی زندگی دے۔ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

خاکسار مسعود احمد واقف زندگی

مدراس کی عالمی نمائش میں "احمدیہ انٹرنیشنل" تبلیغی سٹال

(بقیہ صفحہ اول)

کمیٹی کا تقرر اس بابرکت کام کو زیادہ خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے محترم ناظر صاحب نے اس طرح تقسیم فرما دیا کہ خاکسار کو اس کام کا انچارج مقرر فرمایا اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب کو خزانچی اور ہمیں احبابِ جماعت مدراس کے تعاون و مشورہ سے کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔

بیرونی ممالک سے لٹریچر کی فراہمی اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بیرونی ممالک میں قائم احمدیہ [illegible] مشنز کی مطبوعات نمائش کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے وکالت تبشیر مجلس تحریک جدید ربوہ سے پورے تعاون کی درخواست کی گئی ہم مشکور ہیں کہ محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ کی پر وقت مؤثر تحریک پر بیرونی مشنز نے پورا تعاون فرمایا۔ اس سلسلہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے مختلف مقامات سے رابطہ پیدا کیا۔ مندرجہ ذیل جماعتوں نے ہندوستانی زبانوں کے علاوہ غیر ممالک کی زبانوں میں احمدیہ انٹرنیشنل کے لئے لٹریچر بھجوایا۔

نائیجیریا۔ لیگوس۔ واشنگٹن۔ لنڈن۔ سنگاپور۔ جرمن۔ ڈنمارک۔ ماریشس۔ یوگنڈا۔ ہالینڈ۔ سیلون۔ سالٹ پانڈ۔ غانا۔ تحریک جدید ربوہ کی طرف سے ۵۰ کتب انگریزی۔ اردو۔ عربی۔ فارسی کے علاوہ بیرونی ممالک کی زبانوں میں شائع شدہ قرآن مجید کے تراجم اور کتب موصول ہوئیں۔ قادیان میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے دس بکس کتب ارسال فرمائیں جن میں تفسیر صغیر۔ قرآن مجید کی انگریزی زبان میں تفسیر کے سیٹ اور قرآن مجید انگریزی کے متعدد نسخے بھجوائے۔ ان کے علاوہ ہندوستان کی مختلف زبانوں میں انواع و اقسام کا لٹریچر ارسال فرمایا۔ یادگیر سے مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے ہمیں اردو میں لٹریچر بھجوایا۔ حیدرآباد سے بھی انگریزی، اردو و تلنگو میں کافی لٹریچر موصول ہوا۔ سکندرآباد سے مکرم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے کتب خانہ انجمن ترقی اسلام کا شائع کردہ لٹریچر آپ کے خلف الرشید مکرم سیٹھ محمد یوسف احمد الٰہ دین صاحب نے فراخدلی سے گجراتی مراٹھی۔ اردو۔ انگریزی میں بھجوایا۔ مالابار سے ملیالم کا لٹریچر موصول ہوا۔ شیموگہ سے مکرم احتشام حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے "کلمہ طیبہ" (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر دلپذیر) اردو ٹریکٹس اور اسلامی اصول کی فلاسفی (کنڑی) اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام امن اور حرف انتباہ اردو میں بھجوایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمائش کمیٹی کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وانڈز ورتھ ہال لنڈن کی تقریر ۸۰۰۰ کی تعداد میں تامل زبان میں چھپوائی گئی۔ ایک بڑا پوسٹر اردو میں چھپوایا گیا۔ جو حیدرآباد کے کوہ نور پریس نے چھاپ کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

God Talking کا انگریزی اشتہار پانچ ہزار۔ دعوتی پوسٹ کارڈ ۹۰۰ اور مقررین کو مدعو کرنے کے لئے ۱۰۰ دعوت نامے الگ چھپوائے گئے لٹریچر فروخت کرنے کے لئے رسید بکیں اور پیکنگ کے لئے لفافے بھی چھپوائے گئے۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ازراہ نوازش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے تعلق سے بیسیوں فوٹوز نمائش کے لئے مرحمت فرمائے۔ اور بیرونی ممالک میں مساجد۔ دارالتبلیغوں کے فوٹو مہیا کرانے کا انتظام فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

انٹرنیشنل فیئر کی تاریخوں میں تبدیلی یوں تو ۱۹۶۵ء سے اس نمائش کی تیاری ہو رہی تھی۔ اور اس کی تعمیر کا کام اس وقت سے جاری تھا لیکن ۱۹۶۷ء کے آخر میں اس کے افتتاح کی تاریخ ۱۲ر جنوری ۱۹۶۸ء مقرر کی گئی۔ پھر اعلان ہوا کہ نمائش ۱۲ر جنوری کی بجائے ۲۱ر جنوری سے شروع ہوگی۔ اور ایک اعلان یہ بھی ہوا کہ ۲۳/۱/۶۸ کو شروع ہوگی۔ نمائش کی مدت ۴۵ روز مقرر کی گئی۔ بعد میں ۱۵ روز مزید بڑھا دیئے گئے۔ اس اعلان کی یہی وجہ تھی کہ ابھی تعمیر کا بہت سا کام باقی تھا اور نمائش کا مقررہ وقت پر شروع ہونا غیر یقینی تھا

تبلیغی سٹال کی تعمیر کا کام اگرچہ قواعد کے مطابق ہماری طرف سے پورے کرایہ وغیرہ کی رقوم ادا ہو چکی تھیں لیکن پھر بھی ہمیں سٹال تاریخ افتتاح سے صرف چار روز قبل ملا۔ جبکہ پہلے ہی شہر کی ۲۵۰ ایکڑ کے وسیع و عریض انٹرنیشنل فیئر میں رات دن کی تعمیر کے کام میں مصروف تھی۔ اور لیبر کا ملنا نہایت دشوار تھا۔ اس وقت مبلغ مقامی کی حیثیت سے مکرم مولوی محمد عمر صاحب اس کے انتظامات میں مصروف تھے خاکسار کے پہنچنے سے قبل سٹال کی تعمیر کا کام مکرم مولوی محمد عمر صاحب جماعت کے ایک مخلص اور مستعد نوجوان مکرم محی الدین علی صاحب کی نگرانی میں ایک آرٹسٹ کے سپرد کر چکے تھے۔ اور کام شروع ہو چکا تھا۔ خاکسار ۱۸/۱/۶۸ کو مدراس پہنچ گیا۔

سٹال کی معجزانہ تکمیل اور افتتاح خاکسار کی موجودگی میں اس کی تعمیر اور DECORATION کا کام شروع ہوا۔ مکرم محی الدین علی صاحب موٹر سائیکل پارٹس کے تاجر ہیں۔ موصوف نے ان ایام میں اپنے کاروبار کو بالائے طاق رکھ کر رات دن ایسی محنت سے کام کیا اور اپنی نگرانی میں کاریگروں سے کروایا کہ بفضلہ سٹال ۲۵/۱/۶۸ کو مکمل ہو گیا۔ حالانکہ اس وقت اس سیکٹر میں ۱۰۰ سے زائد سٹال اتنی جلدی تعمیر ہو سکنے کی وجہ سے اب تک ویران پڑے ہیں وہ سب کے سب سٹال کرایہ پر لئے جا چکے تھے۔ مگر تعمیر نہ ہو سکے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی قبولیت کا یہ پہلا کرشمہ تھا کہ ہم فیئر میں بروقت سٹال تعمیر کرنے کے قابل ہوئے۔ نمائش کا رسمی افتتاح ۲۱/۱/۶۸ کو نائب صدر جمہوریہ ہند کے ذریعہ عمل میں آیا مگر ابھی یہ خبر اس عالم میں نہ تھا کہ اس میں ٹکٹوں کے ذریعہ داخلہ شروع ہونا۔ بمشکل ۲۳/۱/۶۸ کو داخلہ شروع ہوا ۲۶/۱/۶۸ کو جمعہ کے بعد ہم نے اپنے سٹال کا ابھی افتتاح کیا ہی تھا کہ مکرم محی الدین علی صاحب خبر دے گئے کہ محکمہ نمائش نے اپنے پلان میں تبدیلی کر دی ہے اور جس جگہ ہمارا سٹال ہے یہاں اب سٹال باقی نہ رہیں گے

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ایسی خبر سنتے ہی خاکسار نے مکرم نوجوان صاحب کو ساتھ لیا اور فوری طور پر محکمہ میں اپنے نقصان کا کلیم داخل کر دیا۔ عجیب تصرف الٰہی تھا کہ محکمہ نمائش کے جن عہدیداران سے ہمیں واسطہ پڑا۔ یوں معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے تصرف سے ہمارا ہمدرد بنا دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کرشمہ حضور پُرنور کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ اس طرح ہمارے ہر کام میں خدا تعالیٰ نے سہولت پیدا کر دی۔ اور ہر روک کو اپنے فضل سے دور کر دیا۔ چنانچہ اس نے نہایت شرافت سے ہمدردانہ طور پر کہا کہ آپ کلیم لے لیں گے تو ایک عرصہ تک آپ کو پریشان رہنا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو میں اس سٹال کے بدلہ میں آپ کو ایسی جگہ سٹال دیتا ہوں جہاں آپ کے پورے نقصان کی تلافی ہو جائے گی۔ چنانچہ موصوف نے ہمیں متعلقہ افسر کے پاس بھیجدیا۔ اس نے ہمیں پورا نقشہ دکھا کر بتایا کہ یہ فہرست لے لو اور سٹالوں میں سے جس کو آپ پسند کریں گے۔ ہم وہی سٹال آپ کو دے دیں گے۔ ہم نے چار گنے کرائے یعنی چار ہزار روپے (۴۰۰۰) کرایہ کا سٹال پسند کیا جس کا رقبہ پہلے سٹال سے بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ مسلسل بیداری کر کے محکمہ ۲۹/۱/۶۸ کو اس منتقلی کی توفیق کرائی۔ جب مکرم محی الدین علی صاحب کو اطلاع ملی کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ویرانہ جگہ سے نکال کر آباد جگہ میں چار گنے کرایہ کا بہترین سٹال مسجد چاروں سے تیار شدہ دیا ہے تو موصوف نے پہلے سے بڑھ کر سرگرمی سے اس کی دوبارہ تعمیر تین دن کے اندر مکمل کرا دی۔ اور ہم نے ۲/۲/۶۸ کو نئے سٹال کا خدا تعالیٰ کے لطف و کرم سے افتتاح کر دیا۔ دونوں سٹالوں کی تعمیر کا کام چنداں آسان کام نہ تھا۔ اور والنٹیرز کی کمی اس پر مستزاد تھی۔ ان مشکلات کے ایام میں حضور پُرنور کی خدمت میں دعا کی التجا کی گئی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کی دعاؤں سے یہ مشکلیں سب دور ہو گئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں ہر شخص نے ہمارے دونوں سٹالوں کو دیکھا ہے بلکہ جتنے ارد گرد کے سٹالوں والے ہیں سب حیرت میں ہیں کہ آپ کو اتنی اچھی جگہ ہمیں کیسے مل گئی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

(باقی)

تحریک جدید کا مالی جہاد

از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

اسی روحانی تاریکی اور گمراہی کے دور میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور روحانی سربلندی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ابتدائی گمنامی اور ظاہری بے سروسامانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بشارت دی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ میں صرف تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور میرے بعد جب قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ تو اُن مقاصد کی تکمیل ہوگی جو کسی قدر نا تمام رہ جائیں گے اور بظاہر ناکامی کا خوف اپنے اندر رکھتے ہوں گے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قریباً ساٹھ سال قبل حضور علیہ السلام کے وصال پر جبکہ جماعت پر حزن و ملال کا عالم طاری تھا اور اپنے بیگانے سب پریشان حال تھے کہ نہ معلوم اب کیا ہوگا۔ اُس وقت ایک اولوالعزم وجود حسن و احسان میں آپ کے نظیر نے حضور علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر آپ کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے اپنے خدا سے ایک مقدس عہد باندھا۔ کس قدر عظیم الشان تھا وہ عزم اور کتنا پختہ اور سچا تھا وہ وعدہ جو ایک مصلح موعود ہونے والے اولوالعزم نوجوان نے اپنے خدا سے کیا اور جسے ایفا اور وفاداری سے ایک زمانہ نے اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے سامنے ہے۔ موجودہ زمانے کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق جس رنگ میں مالی اور روحانی جہاد کی طرف حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کی قیادت اور رہنمائی فرمائی اور اس کے جو نتائج ظاہر ہوئے اگر ان پر غور کیا جائے تو صرف یہی ایک کارنامہ احمدیت کی سچائی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی صداقت اور عظیم شخصیت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

مارچ ۱۹۱۴ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ مالی اعتبار سے جماعت کی حالت نہایت خستہ اور غیر تسلی بخش تھی۔ اور جماعتی ترقی کے متعدد کاموں کی ذمہ داریاں حضور رضؓ کی توجہ کی محتاج تھیں۔ حضورؓ نے جماعتی کاموں میں تقسیم کار اور حسن عمل کے لئے باقاعدہ نظارتوں کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور ذرائع آمد پیدا کرنے اور اخراجات کا جائزہ لینے کے لئے باقاعدہ سالانہ بجٹ اور مجلس شوریٰ کا طریق شروع کیا۔ جماعت کی ترقی اور مالی پوزیشن کے استحکام کے ساتھ ساتھ جماعت کی ضروریات بڑھتی گئیں۔ اور تبلیغ و اشاعت کے کام جب ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی پھیلنے لگے۔ تو جماعت کے مالی وسائل کو ترقی دینے اور مستقل بنیادوں پر پورا کرنے کے لئے ۱۹۳۴ء میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جماعت کے سامنے تحریک جدید کے انیس مطالبات پیش کئے گئے۔

۱۹۳۴ء کا سال جس میں تحریک جدید کا آغاز ہوا۔ اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اسی سال جماعت کے مخالفین نے منظم طور پر جماعت کے خلاف منصوبہ کر کے قادیان میں احرار کانفرنس کے نام پر مرکز کے امن کو برباد کرنا چاہا۔ لیکن باوجود مخالفت کے بے پناہ طوفان کے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت کی مدد فرمائی اور مخالفین کو اُن کے ارادوں میں ناکام و نامراد رکھا۔

حضرت مصلح موعود رضؓ نے تحریک جدید کے پہلے سال میں جماعت احمدیہ سے صرف ساڑھے ستائیس ہزار روپے کا مالی مطالبہ فرمایا تھا۔ مگر جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شاندار طور پر اخلاص اور قربانی کا ثبوت دیا۔ اور ایک لاکھ تیس ہزار روپے نقد حضور کے قدموں میں لا ڈالے۔

تحریک جدید کے دوسرے سال کے وعدے اور وصولی دس ہزار کے اضافہ کے ساتھ ہوئی۔ اور تیسرے سال کی وصولی پہلے سال کی نسبت سے ۲۴ ہزار روپے اضافہ کے ساتھ ہوئی۔ ان تین سالوں کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اس دور کو دس سالوں تک پھیلا دیا اور سال چہارم کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اُسی کا ہے اور میں تو صرف اُس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں مگر حکم اُس کا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ سستیوں کو چھوڑ دو غفلتوں کو دور کر دو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ تحریک جدید میں حصہ لو مگر طاقت کا وہ اندازہ نہ کرو جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے۔"

تحریک جدید کا ہر سالی سال ختم ہونے پر حضور اقدس رضی اللہ عنہ جماعت کو ایک اس سے زائد خطاب میں توجہ دلا کر دوسرے سال کا آغاز فرماتے ہوئے اور اس تحریک کے کامیاب نتائج سے باخبر کر کے اس میں شامل ہونے کی تاکید فرماتے رہے۔ اور مخلصین جماعت ہمت اور مومنانہ استقلال و قربانی کے ساتھ ہر سال اپنا قدم پہلے سے آگے بڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ دس سال کی میعاد ختم ہونے پر حضور رضؓ نے مزید نو سال کے لئے جماعت کو یہ مالی جہاد جاری رکھنے کی "تلقین فرمائی"۔ پہلے دس سال میں شامل ہونے والے مجاہدین دورِ اول اور دفتر اول میں شمار کئے گئے اور دس سال کے بعد شامل ہونے والے دفتر دوم کے مجاہدین کہلائے تحریک جدید کے اُنیسویں سال میں تحریک جدید کا بجٹ بفضلہ تعالیٰ ساڑھے چار لاکھ تک جا پہنچا۔ اور یہ آمد تحریک جدید کے ابتدائی مطالبہ کے مقابل پر بیس گنا سے بھی زیادہ تھی۔

اُنیس سالہ دور کے ختم ہو جانے پر حضرت مصلح موعود رضؓ نے اس بابرکت تحریک کو مستقل طور پر جاری فرمایا۔ اور آج ہم تحریک جدید کے ۳۴ ویں سال میں سے گذر رہے ہیں۔ جبکہ خدائی وعدوں کے مطابق اسی تحریک کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے۔ اسلام کے لئے فتح اور کامرانی کا دن قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ آج انگلستان۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ مشرق وسطی اور ایشیا کے اکثر ممالک میں جماعت احمدیہ کے مراکز تحریک جدید کے مجاہدین کی قربانی اور کوششوں سے قائم ہو چکے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق عیسائی مشنریز کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں دور کر کے ایک ایسی سازگار فضا تیار کی جا رہی ہے۔ جو بالآخر تمام دنیا میں احمدیت کے روحانی غلبہ کا موجب ہوگی

سینکڑوں تبلیغی مراکز کے علاوہ متعدد بیرونی ممالک میں تین صد سے زائد مساجد تعمیر کروائی جا چکی ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا کام ہو رہا ہے۔ اور حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی ممالک کا کامیاب دورہ کر کے ان ممالک پر اتمام حجت کر کے ان کو خبردار کیا ہے اور اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے کئی ایک نئی تجاویز پر غور فرمایا جا رہا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

"تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے۔ مگر اس کے لئے پیش رو کی حیثیت میں ہے گویا وہ نظام نو کے مسیح کے لئے ایک ایلیاہ نبی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کا ظہور مسیح موعودؑ کے غلبہ والے ظہور کے لئے بطور ارہاص و پیش رو کے ہے۔ ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وہ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف

تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد و بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔"

(نظام نو ص $\frac{116}{117}$)

اللہ تعالیٰ کے جو وعدے تحریک جدید اور نظام وصیت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اُن کے پورا ہونے کے بہت سے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور یقیناً ان خدائی باتوں کے پورا ہونے میں کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں بن سکتی۔ مگر خدائی تقدیر کے مطابق درمیانی آزمائش اور روحانی امتحانوں کا آنا بھی ضروری ہے۔ پس جب امتحان خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور غیر معمولی انعام دینے کے لئے آئے تو ہم سب کا فرض ہو جاتا ہے کہ ہم اعلیٰ ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔

جماعت احمدیہ نے مجموعی طور پر تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو شاندار اور قابل قدر قسم قربانیاں پیش کی ہیں وہ احمدیت کی تاریخ میں ایک ایسا مقام رکھتی ہیں۔ اور ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ مگر یہ امر بہر حال فکر مندی کے قابل ہے کہ بعض انفرادی مثالیں سستی اور کوتاہی کی پائی جاتی ہیں۔ ان کو بھی دور کرنا ضروری ہے۔ بے شک اس اقتصادی بحران کے دور میں ہمارے لئے مشکلات اور پریشانیاں درپیش ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو قربانی تکلیف اُٹھا کر کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی نظروں میں وہ زیادہ مقبول اور بہتر اجر کا مستوجب بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شخص جو سلسلہ کی مالی تحریکات میں سست ہے اور جس نے تحریک جدید میں وعدہ نہیں کیا۔ یا وعدہ کر کے ادائیگی میں غفلت سے کام لیا ہے وہ اپنے دل میں ذمہ واری کا صحیح احساس پیدا کر کے اپنے مالی فرض سے سبکدوش ہونے کی فکر کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانی اور ایثار کے اعلیٰ معیار پر خدمت دین بجا لانے کی توفیق بخشے۔ اور ان راہوں پر چلنے کی سعادت بخشے۔ جو اس کے فضل اور رضامندی کی راہیں ہیں۔

آمین +

جناب ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر گورداسپور کی طرف سے

احمدیہ شفاخانہ قادیان کا معائنہ

احمدیہ شفاخانہ قادیان تقسیم ملک کے بعد سے لگاتار خیراتی ادارے کے طور پر بلا امتیاز مذہب و ملت قادیان و نواحی علاقہ کے مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مریض شفایاب ہوتے اور خلوص دل سے عملہ شفاخانہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ احمدیہ شفاخانہ کا معائنہ اور اس کے کاموں کا جائزہ گاہے بگاہے سرکاری افسران اور وزراء بھی لیتے رہے ہیں۔ اور اس کی خدمات کے بارہ میں اچھے ریمارکس سپرد قلم فرماتے رہے ہیں۔

مورخہ ۲۹ فروری کو جناب ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر صاحب (ہیلتھ) گورداسپور نے قادیان تشریف آوری کے موقعہ پر اچانک احمدیہ شفاخانہ کا بھی معائنہ فرمایا۔ اور تمام شعبوں کا جائزہ لیا۔ اور احمدیہ شفاخانہ کے عملہ کی بہتر کارکردگی۔ اچھے انتظام پر بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ جناب ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر صاحب نے چند سوالات بھی کئے۔ مثلاً ہسپتال کا عملہ کتنا ہے۔ اور کس کی طرف سے ان کو تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ تمام ادویات کا خرچ کون برداشت کرتا ہے۔ اور کتنا خرچ ہوتا ہے۔ اس کے بارہ میں وضاحتاً عرض کیا گیا۔ کہ تمام عملہ اور ادویات کا خرچ صدر انجمن احمدیہ قادیان برداشت کرتی ہے۔ خرید ادویات کے لئے صدر انجمن احمدیہ آٹھ ہزار روپے سالانہ کا بجٹ بھی دیتی ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا کہ مریضوں کا تمام علاج مفت کیا جاتا ہے۔

جنوری ۱۹۴۸ء سے دسمبر ۱۹۶۷ء تک کے آؤٹ ڈور مسلم و غیر مسلم مریضوں کے گوشوارے بھی بتائے گئے کہ عرصہ مندرجہ بالا میں ۲۷۰۹۷۸ مسلم اور ۲۷۳۷۹۰ غیر مسلموں نے احمدیہ شفاخانہ سے علاج کرایا۔

جناب ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر وی کے گپتا صاحب نے معائنہ بک پر انگریزی میں اپنے تاثرات بھی تحریر فرمائے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:۔

"ہسپتال کا معائنہ کیا گیا اور اسے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں یکساں طور پر بہت زیادہ مقبول پایا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس سے بھی احسن رنگ میں احمدیہ شفاخانہ میں کام کرنے کی اور خدمت خلق کی توفیق بخشے۔

ڈاکٹر غلام ربانی انچارج احمدیہ شفاخانہ
۴/۳/۶۸ (قادیان)

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

قادیان ۔ مورخہ یکم مارچ کو نماز جمعہ محترم مولانا عبدالرحمان صاحب نے پڑھائی۔ اور تحریک جدید پر پُرمغز خطبہ اور اس کی وسیع تر برکات پر جامع رنگ میں روشنی ڈالی۔

۲۔ اسی روز بعد نماز عشاء مجلس تعلیم البیان کی طرف سے جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب نے صدارت کی۔ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش اور مکرم محمد خضر صاحب درویش نے تقاریر کیں۔

۳۔ ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں زیر اہتمام لوکل انجمن احمدیہ مورخہ ۳ مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اس بابرکت تحریک کی ضرورت و اہمیت اور اس کے وسیع تر نتائج بیان کرنے کے ساتھ احباب کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی گئی۔

۴۔ مورخہ ۲۹/۲/۶۸ کو مکرم چوہدری محمد خضر صاحب درویش قلعیاں کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے عزیز کا نام محمد لقمان تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح بنائے۔ اور عمر دراز کرے۔

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت قادیان اور مضافات کا موسم بفضلہ تعالیٰ خوشگوار رہا۔ سارا ہفتہ دھوپ چمکتی رہی۔ سردی میں بھی بہت کمی آ گئی ہے +

تحریک جدید ایک بابرکت اور الٰہی تحریک ہے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

تحریک جدید کی اہمیت ہر تحریک کی اہمیت اور قدر و منزلت اُس کے پس منظر اور پھر نتائج سے ظاہر ہوتی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کا ایک ناکام منصوبہ بنایا۔ اگر ایک طرف احرار نے عوام میں جماعت کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کر کے منافرت کی رو چلائی۔ تو دوسری طرف غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر حکومت وقت نے درپردہ اُن کی مدد کی۔ جس کی شہ پا کر وہ اپنے خطرناک عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے اور دلیر ہو گئے۔ ایسے نازک زمانہ میں نہ صرف جماعت کی حفاظت بلکہ اُس کی ہمہ گیر تبلیغ و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کے دل میں اس بابرکت تحریک کا القاء فرمایا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی مجھے بالکل خالی الذہن تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی۔ اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

تحریک جدید انیس مطالبات پر مشتمل تھی۔ احباب جماعت نے اس الٰہی تحریک کا خندہ پیشانی اور بشاشت سے خیر مقدم کیا۔ امام وقت کی طرف سے جس قربانی کا مطالبہ کیا گیا۔ احباب جماعت نے اُس قربانی کو پیش کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں احرار کا خطرناک منصوبہ خاک میں مل گیا۔ اور وہ ایسے ذلیل و خوار ہوئے کہ بشارت الٰہی کے ماتحت اُن کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس مٹھی بھر جماعت کی ہر رنگ میں حفاظت فرمائی۔ دیکھنے والوں نے بصیرت کی نگاہوں سے دیکھا کہ ایک طرف وہ لوگ تھے جن کو اپنی تعداد۔ اور وسائل و اسباب پر ناز تھا۔ جس کے بل بوتے پر وہ اس الٰہی جماعت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ دوسری طرف ایک چھوٹی سی جماعت احمدیہ تھی جس کی تعداد ان کے مقابل پر بہت ہی کم اور وسائل و اسباب محدود۔ مگر اس جماعت کو اپنے زندہ خدا پر ایمان تھا کہ وہ ان کا حافظ و ناصر ہوگا۔ وہ انتہائی خطرناک حالات میں اسی بارگاہ الٰہی کے آستانہ پر جھکے رہے اور اپنے آنسوؤں سے اُس آستانہ کو تر کر دیا۔ تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اُس نے اپنی اس جماعت کو دشمنوں کے فتنہ و شر اور ہر قسم کے ابتلاء و خوف سے نجات دی۔ نہ صرف نجات دی۔ بلکہ ان کو ان کے تعمیری پروگراموں اور تبلیغی و تربیتی میدان میں شاندار ترقیات و فتوحات عطا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ شاندار تجلیات اور نشانات اس جماعت اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے زندہ گواہ ہیں۔ اور یہ نشانات ہزاروں کی ہدایت کا موجب ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تحریک جدید اور تبلیغ اسلام تحریک جدید کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد دنیا میں تبلیغ اسلام ہے۔ اب اس تحریک پر قریباً چونتیس سال گذر رہے ہیں۔ آج اس تحریک کی برکت سے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ مساجد بن رہی ہیں۔ مبلغین و مبشرین زندگیاں وقف کر کے اس تبلیغی جہاد میں شریک ہیں۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ ٹنوں اسلامی لٹریچر دنیا میں دن رات پھیلایا جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے نتیجہ میں ہزاروں عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس تحریک نے دنیا کے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے اندر ایک زبردست ذہنی تبدیلی پیدا کی ہے۔ وہ لوگ اب اسلامی تعلیمات سے غیر معمولی طور پر متاثر ہیں۔ اسلام کی مخالفت ترک کر کے اُس کی مدافعت میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ گویا مذہبی دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوا ہے اور اسلام کے شاندار غلبہ کے ایام قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ پس تحریک جدید کوئی معمولی تحریک نہیں یہ اپنے شاندار نتائج اور شیریں ثمرات کی وجہ سے بہت ہی اہم اور پیاری تحریک ہے۔ اور جو احباب اس تحریک میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ خدائی فضلوں اور برکتوں سے حصہ پا رہے ہیں۔ اور جب وہ دنیا میں تبلیغ اسلام کی زبردست مہم کے شاندار نتائج کو پڑھتے، سنتے یا دیکھتے ہیں۔ تو اُن کے قلوب خوشیوں سے سرشار ہو کر حمد الٰہی کے ترانے گاتے ہوئے آستانہ الٰہی پر جھک جاتے ہیں۔ کہ اُس خدائے قادر و توانا نے اپنے بندوں کی حقیر قربانی کو نوازا اور اپنے فضل و کرم سے ان کے دامن بھر دیئے۔

تحریک جدید میں شمولیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ اس تحریک کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ

(الف) "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے۔ جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔"

(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷)

(ب) "گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ . . . میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے بڑھے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اُس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ فرمودہ ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

پس خوش قسمت ہیں وہ دوست جنہوں نے اپنے محبوب خلیفہ رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہا اور اس تحریک میں بشاشت قلب سے شامل ہو کر اس روحانی جہاد میں شریک ہو گئے۔ اور نہایت ہی خوش نصیب ہوں گے وہ دوست جو اپنے پیارے امام رضی اللہ عنہ کے ارشادات مدنظر رکھتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ اور اس طرح خدمت اسلام اور اشاعت کے پروگرام میں شریک ہو کر اور تحریک جدید منا کر اپنے وعدہ جات اضافہ کر کے اور جو پہلے شامل نہیں طور پر شمولیت کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں گے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین۔

دعا کی درخواست

میری والدہ محترمہ کو ملیریا ہو گیا ہے وہ بہت سخت بیمار ہیں۔ بہت دوا ہوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں دوا سے تھک چکا ہوں اگر کسی احمدی بھائی کو کوئی ایسی دوا معلوم ہو جس سے جلد فائدہ ہو تو اس خاکسار کو خبر دیں۔ نیز میری والدہ حضور اقدس اور تمام احمدی بھائی بہن خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اپنے فضل سے میری والدہ صاحبہ کو جلد صحت عطا کرے۔ آمین

خاکسار مشتاق احمد احمدی موضع سہ ڈاکخانہ چوکی عتیق ضلع چھپرہ۔ سنا دن یہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

(اور)

”پیغام صلح“ لاہور کی خدمت میں مخلصانہ گذارش

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

(۱) اخبار پیغام صلح لاہور ۷ رفروری ۱۹۶۸ء میں شذرات کے تحت میثاق النبیین“ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ اس میں آنحضرت صلعم ہی مراد ہیں۔ مسیح موعود مراد نہیں۔ اور کہ ربوی جماعت اس سے بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح موعود مراد لیتی ہے۔

جناب من آپ حضرات کو مغالطہ ہوا ہے۔ مبائعین اس میثاق میں آنحضرت صلعم اور مسیح موعود علیہ السلام دونوں کو مراد لیتے ہیں۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک بھی ہے۔ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کہ جو پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ ان میں آپ کے ساتھ میں بھی شامل ہوں۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

”یہ بات کوئی غیر معقول نہیں کہ ایک آیت کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور پھر مسیح موعود بھی اس آیت کا مصداق ہو بلکہ قرآن شریف ذوالوجوہ ہے۔ اس کا محاورہ اس طرز پر واقع ہو گیا ہے کہ ایک آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد اور مصداق ہوتے ہیں۔ اور اسی آیت کا مصداق مسیح موعود بھی ہوتا ہے جیسا کہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ سے ظاہر ہے۔ اور اس سے مراد اس جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور مسیح بھی مراد ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ ص۱۲۳)

پس جہاں میثاق النبیین اور اسمہ احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی مراد ہے۔ لہذا اپنے موقف پر نظر ثانی فرماویں۔

دوم (۱) ایک صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب لائبریرین نے ”نبوت کا مقصد اور ختم نبوت کے دلائل“ پر لکھتے ہوئے لکھا ہے ”آنحضرت صلعم آخری نبی ہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ ضرورت نبوت ختم ہو چکی ہے“ ان سے ہماری گذارش ہے کہ آنحضرت صلعم بقول شما آخری نبی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کا بھی دعویٰ آپ حضرات کے نزدیک صرف مجددیت کا ہے نہ کہ نبوت کا۔ مگر حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ میں خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں۔ میں اس کا انکار کیونکر کر سکتا ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا نے میرا نام نبی رکھا تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔“

(اخبار عام ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء)

یہ کس غرض سے تھا اور اس کے لکھنے کا کیا مدعا و مقصد تھا۔ جبکہ آپ غیر احمدیوں کو یہ فرما چکے تھے کہ نبی کا لفظ کاٹا ہوا سمجھ لیں۔ کاٹنے کا ارشاد فرمانے کے بعد یہ کہنا کہ میں نبی ہونے سے کس طرح انکار کر سکتا ہوں یہ گناہ ہے دعوائے نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اب آپ حضرات کا اس دعوے سے انکار گناہ نہیں تو کیوں؟ مولوی صدرالدین صاحب نے لکھا ہے کہ

”جماعت لاہور کے اعتقادات یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود نبی اللہ نہیں بلکہ وہ مجدد ہیں۔“

(جماعت ربوہ اور جماعت احمدیہ کے عقائد ص۱)

”ان کا اپنا دعویٰ محدث مجدد ہونے کا ہے۔“ (ایضاً ص۲)

”یہ گمان بھی نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ وہ تو مجدد ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔“

(ایضاً صفحہ ۲)

اگر مجددیت و محدثیت کا دعوے بحکم خدا کیا تھا تو اوپر والا حوالہ بتاتا ہے کہ نبوت و رسالت کا دعویٰ بھی بحکم خدا ہی کیا گیا ہے۔ پھر ایک کا اقرار اور دوسرے کا انکار کرنے کا کیا مطلب ہے؟

(۲) مولوی محمد علی صاحب سابق امیر اہل پیغام نے عدالت میں مولوی کرم الدین بھیں والے مقدمہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کے سامنے یہ کیوں شہادت دی کہ مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں۔ صرف مدعی مجددیت و محدثیت کیوں نہ کہا۔ اور اب اس سے انکار کی کیا ضرورت پیش آگئی ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شہادت کو رد فرما دیا تھا؟ اگر رد فرما دیا تھا تو اس کا ثبوت دیا جائے۔

(۳) شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری لاہوری نے اپنے حلفیہ بیان میں یہ تحریر کیا تھا کہ

”میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں جس ....

...... میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔“

(۲ راگست ۱۹۳۵ء)

اب اس حلف سے پھر جانے کی کیا وجوہات پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہ کس بنا پر آپ کو بھی تسلیم کرنے کی بجائے گلا پھاڑ پھاڑ کر ”[illegible] ولی“ [illegible] رہے ہیں۔ حلف سے پھر جانا کیا کسی مومن کا کام ہے۔ کیا اب حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات اور تقاریر میں سے دعویٰ نبوت و رسالت و نبوت اڑ گیا ہے اور جماعت کا متفقہ عقیدہ جو ان کی بنا پر تھا اس کو کیوں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے۔

(۴) اخبار پیغام صلح ہی سارے لاہوری گروہ کی طرف سے اس ”متفقہ عقیدہ“ کا اعلان کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ

”ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔“

(اخبار پیغام صلح ۱۶ راکتوبر ۱۹۱۳ء)

انجمن اشاعت اسلام سے تعلق رکھنے والے افراد نے جب اس متفقہ عقیدہ کا اعلان کر کے یہ بتا دیا کہ انکی طرف یہ منسوب کرنا کہ حضرت اقدس نے دعوائے نبوت نہ کیا تھا غلط ہے۔ اور پھر اس اعلان کی اس وقت تو کسی فرد نے بھی تردید نہ کی تھی۔ ان حالات کے بعد حضور کے دعوائے نبوت سے انکار کی نئی کونسی وجہ پیدا ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ سنجیدگی سے جواب دینے کی کوشش کریں گے۔ اور غلط بحث سے بچتے رہیں گے۔ مولانا صدرالدین صاحب جواب دیں یا شیخ مصری صاحب یا مدیر پیغام صاحب جو آئے دن یہ لکھتے لکھاتے رہتے ہیں کہ حضرت کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا۔ صرف مجددیت و محدثیت کا تھا۔ کیا مکرم ممدوح صاحب اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور حضرت اقدس اپنے اکابر کی تحریرات کی کوئی معقول توجیہ بیان فرمائیں گے اور بتائیں گے کہ ان تحریرات میں حضرت اقدس اور ان کے اکابر نے نبوت و رسالت کو کیوں اجاگر کیا تھا۔ کیا ان تحریرات کا مطلب یہ نہیں کہ جس طرح آپ نے خدا کے حکم سے مجددیت و محدثیت کا دعویٰ فرمایا اس سے بڑھ کر نبوت و رسالت کا بھی دعوے فرمایا تھا۔ اگر یہ دعویٰ نہ تھا تو آپ نے اخبار عام والوں کو یہ جواب کیوں نہ دے دیا کہ میرا دعوے صرف مجددیت و محدثیت کا ہے نہ کہ نبوت و رسالت کا۔ اور یہ کیوں لکھا کہ میں اس دعوے نبوت سے انکار نہیں کر سکتا۔

لازمی چندہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایک الہام

سیدنا حضرت مسیح خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جلسہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام رک نہیں سکتا آپ کا الہام ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء۔ یعنی تیری امداد وہ لوگ کرینگے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا۔ جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کرے گا۔ کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

پس احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی مالی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کرتے ہوئے لازمی چندہ کی سو فی صدی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمادیں۔ کیونکہ موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف پونے دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے جملہ عہدیداران اور احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ بقایاجات کی طرف توجہ فرما کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہر کمانے والے احمدی کے لئے کم از کم ایک روپیہ عید فنڈ کی شرح مقرر چلی آرہی ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت بہت گر چکی ہے تو احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

چونکہ عید الاضحیٰ قریب آرہی ہے اس لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران مال کو اس چندہ کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے درخواست ہے کہ وہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا اہتمام کریں اور کل وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمادیں اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ہفتہ تحریک جدید

۱۔ مہربانی کر کے عہدیداران جماعت ہفتہ تحریک جدید کے تعلق میں اپنی کارگذاری سے جلد دفتر ہذا (وکالت مال) کو مطلع فرمائیں تا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے لئے اور مجاہدین تحریک جدید کے لئے دعا کے لئے عرض کیا جا سکے۔

۲۔ کسی مجبوری کی وجہ سے جس جماعت میں اس ہفتہ میں کام مکمل نہ ہوا ہو۔ وہ مہربانی کر کے جلد بعد تکمیل کر کے مطلع فرمائیں

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ساٹھ کی بجائے آٹھ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مارچ ۱۹۶۵ء سے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر جبکہ ملک کے دیگر اخبارات نے بھی مجبور ہو کر اپنے اپنے اخبارات کی سالانہ شرح میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری اور فیصلہ کے مطابق اخبار بدر کا سالانہ چندہ سات روپے کی بجائے آٹھ روپے کر دیا گیا ہے۔ آئندہ احباب بر ۸ روپے سالانہ کے حساب سے رقم بھجواتے ہوئے چندہ اخبار بدر بھجوایا کریں۔

(مینیجر بدر)

تصحیح

اخبار بدر مجریہ یکم فروری ۱۹۶۵ء میں وصیت نمبر ۲۶۶۸ شائع ہوئی ہے جس میں کسی وجہ سے ماہوار آمد ۷ روپیہ ۵۷ پیسے شائع ہوئی ہے دراصل ماہوار آمد ۲۷ روپے ۷۵ نئے پیسے ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ولادت۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش رکارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے فرزند عزیزم چوہدری نور احمد صاحب ناصر بی۔ اے لاہور کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ احباب عزیزم کے خادم دین، قرۃ العین اور طویل العمر ہونے کے لئے مہربانی کر کے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد قادیان

خبریں

دہلی ۴ر مارچ - پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے لکھا ہے کہ کچھ ایوارڈ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے طریق کار پر غور کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کے درمیان جو میٹنگ ہوئی۔ ایک ترجمان کے مطابق وہ خوشگوار ماحول میں شروع ہوئی - بھارتی ٹیم کے لیڈر وزارت قانون کے سپیشل سیکرٹری شری بی۔ این۔ لوکر ہیں۔ جبکہ پانچ ممبری پاکستانی ٹیم کی قیادت سروے آف پاکستان کے ڈائریکٹر فیلڈ سروے شری علاؤ الدین کر رہے ہیں۔ بھارتی ٹیم میں ڈاکٹر کے۔ آر۔ سنگھ راؤ جوائنٹ سیکرٹری وزارت خارجہ کے علاوہ سات دیگر ممبر ہیں۔

نئی دہلی ۴ر مارچ - رن کچھ کے متعلق جنیوا ٹریبونل کے ایوارڈ کو عملی جامہ پہنانے کے طریق کار پر غور کرنے کے لئے آج یہاں بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی - جن سنگھ نے اس موقعہ پر مظاہرہ کرنے کا جو اعلان کر رکھا تھا اس کے مطابق پارلیمنٹ کے چار جن سنگھی ممبران اور ۴۳ سرکردہ ورکروں نے دفعہ ۱۴۴ کو توڑ کر گرفتاری دی - دہلی پردیش جن سنگھ کی اپیل پر آج جن سنگھ کے بہت سے ورکر ونڈسر پلیس میں جمع ہوئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ وہ وزارت خارجہ کے دفتر کے سامنے کچھ ایوارڈ کے خلاف مظاہرہ کریں گے مظاہرین کی رہنمائی شری جگن ناتھ راؤ جوشی ممبر پارلیمنٹ اور ڈاکٹر بھائی مہاویر پردھان دہلی جن سنگھ کر رہے تھے۔ پولیس نے شری جوشی۔ شری ایم۔ ایل سوندھی۔ شری رام سروپ ودیارتھی اور شری این ایس شرما ممبران پارلیمنٹ کو گرفتار کر لیا دہلی میٹروپولیٹن کونسل میں جن سنگھ پارٹی کے وہپ شری مدن لال کھورانہ اور کونسل کے کچھ ممبران کو بھی حراست میں لے لیا گیا - شری جگن ناتھ راؤ جوشی نے گرفتاری سے پہلے ایک بیان میں کہا کہ بھارت سرکار رن کچھ میں ہماری کچھ دھرتی کو جلد بازی میں پاکستان کو منتقل کر رہی ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں اپنی مخالفت ظاہر کرنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ کو توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ یا حکومت بھارتی علاقہ کو منتقل کئے متعلق پاکستان کے ساتھ بات چیت نہ کرے یا مستعفی ہو جائے۔

بمبئی ۴ر مارچ - سرکاری شپنگ کارپوریشن کا ایک مال بردار جہاز "وشوشانتی" یکم مارچ کی شام کو رومانیہ کی بندرگاہ کونسٹینٹزا کے نزدیک زمین پر چڑھ گیا اور مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ جہاز پر عملہ کے ۶۰ آدمی تھے ان میں سے ایک گم ہے - باقی سب بچ کر کانسٹینٹزا بندرگاہ پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ غیر سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ جہاز دو ٹکڑے ہو گیا۔

نئی دہلی ۴ر مارچ - آج لوک سبھا میں اپوزیشن ممبروں نے مطالبہ کیا کہ جب تک پارلیمنٹ رن کچھ کے معاہدہ کی منظوری نہیں دیتی تب تک رن کچھ ٹریبونل کے ایوارڈ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پاکستان کے ساتھ کوئی بات چیت نہ کی جائے۔ شری واجپائی کے مطالبہ کی حمایت تمام اپوزیشن پارٹیوں کے نمائندوں نے کی۔ دو کانگریسی ممبروں نے بھی مطالبہ کیا کہ یہ معاملہ ایک باقاعدہ ریزولیوشن کی شکل میں منظوری کے لئے پیش ہونا چاہیئے۔ مگر ڈپٹی پردھان منتری شری مرار جی ڈیسائی نے کہا کہ اس معاہدہ کی منظوری لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے دوران زیر بحث آ چکا ہے۔ اس کے علاوہ جب ۱۹۶۵ء میں پارلیمنٹ نے یہ معاملہ ٹریبونل کو سونپنے کی منظوری دی تھی - تو قرار دیا تھا کہ جو بھی ٹریبونل کا فیصلہ آئے گا بھارت سرکار اسے عملی جامہ پہنانے کے اقدامات کرے گی۔ اب ہم اسی معاہدہ کے ماتحت کارروائی کر رہے ہیں۔

چنڈی گڑھ ۴ر مارچ - آج پنجاب ودھان سبھا کونسل میں مکھیہ منتری شری گل نے وقفہ سوالات کے دوران اعلان کیا کہ پنجاب سرکار نے ساڑھے نام ایکڑ تک مالیہ معاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے پہلے ۵ ایکڑ تک مالیہ معاف کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سٹینڈرڈ ایکڑ کا لفظ آبادکاری کے مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ اور عام ایکڑ مربع بندی کے کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ شری گل نے کہا کہ حکومت اسمبلی کے اسی سیشن میں بل پیش کرے گی۔ جس کے تحت ۷۔ ایکڑ تک مالیہ معاف کر دیا جائے گا

نئی دہلی ۴ر مارچ - وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے راجیہ سبھا میں ایک تحریک پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ جزیرہ کچا تھیو کے مستقبل کے معاملہ پر لنکا کے وزیر کے ساتھ عنقریب بات چیت کرنے کی تجویز سے انہوں نے مجھے ایک پیغام بھیجا ہے اور وہ اس بات سے متفق ہیں کہ گذشتہ سال دونوں ملکوں کے وزیر اعظموں نے جو یہ طے کیا تھا کہ دونوں ملکوں کے اعلیٰ افسروں کے مابین سالانہ بات چیت ہونی چاہیئے۔ اس کے تحت اب دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم میں بات چیت ہونی چاہیئے۔ شریمتی اندرا نے بھارت اور لنکا کے اچھے اور دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا اور کچھ دیگر ممبروں نے بھی کہا کہ یہ معاملہ باہمی بات چیت کے ذریعہ سلجھا لینا چاہیئے۔ شریمتی اندرا گاندھی نے کہا کہ جزیرہ کچا تھیو پر لنکا کے

ضروری اعلان

مسمی عبد القادر بیگ صاحب ولد منیر بیگ صاحب ساکن آسنور ضلع اسلام آباد کشمیر (جنہیں ۱۹۵۹ء میں خلاف تعلیم سلسلہ اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں میں طے کر دینے کی بناء پر نظام جماعت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا) کی درخواست مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کی سفارش پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت معافی عطا فرما دی ہے - اور اب نظام سلسلہ کی طرف سے ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی باقی نہیں رہی - اللہ تعالیٰ انہیں یہ معافی مبارک کرے - اور آئندہ ہمیشہ محتاط رہنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے - آمین -

ناظر امور عامہ قادیان

خصوصی درخواست دعا

از حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ محترم الحاج سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان جو ایک مخلص اور بے لوث خدمت کرنے والے بزرگ ہیں اُن کے بڑے صاحبزادے مکرم سید اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کارونری تھرامبا سز (دل کے حملہ) سے شدید طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں - محترم سید صاحب روزانہ بذریعہ تار دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔ مریض کی حالت بہت خطرناک ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

۲۔ اسی طرح مکرمی و محترمی سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد گذشتہ دنوں بیمار رہے ہیں اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور عزیزم مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب بھی بعض خاص کاروباری مشکلات کے دور سے گزر رہے ہیں اور صحت بھی خراب رہتی ہے۔ ہر دو کی صحت اور ازالہ مشکلات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔